مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور،

۱: کیا سال پورا ہونے سے پہلے پیشگی زکوۃ دی جا سکتی ہے؟

۲: کیا نقد کی بجائے راشن، ادویات وغیرہ کی مد میں زکوۃ دی جاسکتی ہے؟

۳: کیا زکوٰۃ بتا کر دینا ضروری ہے یا بتائے بغیر بھی زکوۃ دی جاسکتی ہے؟

دار الافتاء الجامعۃ الاشرفیہ
136/152
14/03/23

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

جواب نمبر 1: اگر صاحبِ نصاب آدمی سال مکمل ہونے سے پہلے اپنے مال کی زکاۃ ادا کرنا چاہے تو جائز اور درست ہے، زکاۃ ادا ہو جائے گی، البتہ رقم دینے سے پہلے یا دیتے وقت زکاۃ کی نیت ضروری ہے،

[illegible]

جواب نمبر 2: نقدی کی زکوٰۃ نقدی کی صورت میں مستحق زکوٰۃ کو مالک بنا کر دینا افضل ہے، تاہم اگر کوئی شخص زکوٰۃ کے پیسوں سے راشن یا ادویات وغیرہ لے دیتا ہے، تو اس سے بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

جواب نمبر 3: زکاۃ دیتے وقت زکاۃ کی نیت ہونا شرط ہے، جس کو زکاۃ دی جا رہی ہے، اس کو بتانا ضروری نہیں ہے کہ یہ زکاۃ کے پیسے ہیں، بلکہ ہدیہ کا نام لے کر بھی زکاۃ کے پیسے دیے جاسکتے ہیں۔

الفتاوى الهندية (۰۱/۱۷۱) :
"ومن أعطى مسكيناً دراهم وسماها هبةً أو قرضاً ونوى الزكاة فإنها تجزيه، وهو الأصح، هكذا في البحر الرائق ناقلاً عن المبتغي والقنية".
الفتاوى الهندية (۰۱/۱۷۰) :
"أما تفسيرها فهي تمليك المال من فقير مسلم غير هاشمي، ولا مولاه بشرط قطع المنفعة عن المملك من كل وجه لله - تعالى - هذا في الشـرع، كذا في التبيين".والله تعالى اعلم بالصواب

الجواب صحیح
محمد افتخار بیگ عفی عنہ
۲۱/۸/۱۴۴۴ھ

الجواب صحیح

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۲۱/شعبان/۱۴۴۴ھ

14/مارچ/2023ء

الجامعۃ الاشرفیہ
دار الافتاء
شارع فیروزپور لاہور پاکستان